سوال

جب کسی مسئلہ میں علماء کرام کی دو رائے ہوں تو بیوی دینی امور میں خاوند سے جھگڑا کرتی ہے ، ایسا کرنا خاوند کے لیے بہت تکلیف دہ ہے ، ہوسکتا ہے معاملہ طلاق تک جا پہنچے ۔ بیوی خاوند سے کہتی ہے کہ میں آپ سے مجادلہ کر سکتی ہوں اس لیے کہ امہات المومنین بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مجادلہ کرتی تھیں ، وہ ہمیشہ یہ چاہتی ہے کہ وہ سب سے آگے ہو ، اور اس کے ساتھ ساتھ وہ احترام بھی کم کرتی ہے اور بے ادبی کا عنصر پایا جاتا ہے ۔ دونوں اور خاص کر بیوی کو آپ کیا نصیحت کرتے ہیں ؟

جواب

ہر قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

میری ان دونوں خاوند اور بیوی کو نصیحت یہ ہے کہ : بلاشبہ وہ دونوں مخلوق ہیں ان پر واجب ہے کہ وہ اللہ تعالی کی شریعت کے سامنے سر خم تسلیم کریں ، کیونکہ دنیا و آخرت کی سعادت بھی اسی میں ہے ۔

اور پھر اللہ تعالی کا بھی فرمان ہے :

اوران عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھے انداز کے ساتھ

تو اس لیے خاوند اور بیوی دونوں پر واجب ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ساتھ حسن معاشرت کریں ، اور پھر شادی تو ایک ایسی چیز ہے جو محبت و مودت اور الفت پر قائم ہے نا کہ چیلنج پر کیونکہ چیلنج تو دشمنوں کے مابین ہوتا ہے ، اور اگر یہ چیز دوست واحباب کے مابین پیدا ہوجائے تو پھر یہ بھی دشمنی اختیار کر جاتا ہے جس میں ان دونوں کی کوئی بھلائی اور خیر نہیں ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اور اس کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے تم میں سے ہی بیویاں پیدا کی ہیں تاکہ تم ان سے سکون و راحت حاصل کرو اور تمہارے درمیان محبت و مودت اور رحدلی ورحمت پیدا کردی ہے ۔

تو اس لیے خاوند کے لیے ضروری ہے کہ وہ بیوی کے ساتھ احسن انداز میں مجادلہ اور گفتگو کرے ، اور اسے مطمئن کرنے کا طریقہ استعمال کرے نہ کہ اس پر رائے فرض کرنے اور ٹھونسنے کا طریقہ ، اور اسے بھی گفتگو کرنے کا موقع اور فرصت دے کہ وہ ادب واحترام کے ساتھ گفتگو کرے ۔

اسے یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ کسی فقہی رائے کو بیوی کے خاص مسئلہ میں اس پر فرض کرنا اور ٹھونسنا صحیح نہیں جس کا خود اس کی ذات سے تعلق نہیں بلکہ وہ بیوی سے متعلقہ ہے اور وہ کسی اور عالم کی رائے سے متفق ہے تو وہ اگر قرآن وسنت کے دلائل کے مطابق ہو تو اسے وہ تسلیم کرے ۔

اور اس بیوی کو یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند کا بہت عظیم حق ہے اور اس کی اطاعت واجب ہے اور اچھے طریقہ سے اسے راضی رکھنا اللہ تعالی کی رضا ہے ۔

عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب عورت اپنی پانچ نمازیں ادا کرے اور اپنے رمضان کے روزے رکھے ، اور اپنی شرمگاہ کی حفاظت کرے ، اور اپنے خاوند کی اطاعت کرے تو اسے کہا جائے گا کہ جنت کے کسی

بھی دروازے سے داخل ہوجاؤ) مسند احمد حدیث نمبر (1573) صحیح الجامع حدیث نمبر (660) ۔

اور ایک اور روایت میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اگر میں کسی کو اللہ تعالی کے علاوہ کسی اور کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے جب تک عورت اپنے خاوند کے حق ادا نہیں کرتی وہ اس وقت تک اپنے رب کے حقوق بھی ادا نہیں کر سکتی ، اور اگر خاوند اس سے اس کا نفس مانگے اور وہ کجاوہ پر ہو تو اسے نہیں روکنا چاہیے) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1843) ۔

حدیث میں (ولو سالھا) یعنی اگر اس کا خاوند اسے سے (نفسھا) یعنی جماع اور ہم بستری کا مطالبہ کرے (علی قتب) اونٹ پر سوار ہونے کا کجاوہ یا کاٹھی ۔

اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ اس میں بیوی کو خاوند کی اطاعت پر ابھارا گیا ہے اگرچہ وہ اس حالت میں بھی ہو تو پھر بھی خاوند کی اطاعت کرے تو پھر دوسرے حالات میں کس طرح کی اطاعت ہونی چاہیے ۔ سنن ابن ماجہ (1843) اور دیکھیں صحیح الجامع حدیث نمبر (5239) اور (5295) ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(انسان کے لیے کسی بھی انسان کو سجدہ کرنا صحیح نہیں ، اور اگر انسان کو کسی انسان کے سامنے سجدہ کرنا صحیح ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرتی اس لیے کہ اس کا عورت پر بہت عظیم حق ہے ، اور اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس کے پاؤں سے لیکر اس کے سر تک زخم پیپ سے بھرے ہوں اور پیپ رس رہی ہو تو وہ بیوی اس کے پاس آئے اور اسے چاٹ لے پھر بھی اس کا حق ادا نہیں کیا) مسند احمد حدیث نمبر (12153) صحیح الجامع حدیث نمبر (7725) ۔

بیوی جب اللہ تعالی رضا اور خوشنودی کے لیے اپنے خاوند کی اطاعت کرتی اور اس سے حسن معاشرت کرتی ہے تو اسے اللہ تعالی سے اجر عظیم حاصل ہوتا ہے ، اور اسی طرح مرد پر بھی ضروری ہے واجب ہے کہ وہ بیوی کے معاملہ میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے اور اس سے حسن اخلاق کے ساتھ پیش آئے اور اسے شرعی حقوق سکھائے ۔

اور آپ کی بیوی کا یہ کہنا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت زیادہ گفتگو کرتی اور در پے رہتی تھیں یہ بات بالکل صحیح نہیں ، وہ تو ایسی باتوں سے بہت ہی اعلی ہیں ۔

انہوں نے تو نفقہ کا مطالبہ کیا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ان کے مطالبہ کے وقت کچھ نہیں تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تو اللہ تعالی کے دیے ہوئے کے مطابق حسب قدرت ہی نفقہ تھا کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

کشادگی والے کو اپنی کشادگی سے خرچ کرنا چاہیے اور جس پر اس کی روزی تنگ کردی جائے وہ اللہ تعالی کے دیے ہوئے میں سے خرچ کرے ۔

تو اس آیت میں ہے کہ جس پر اس کی روزی تنگ ہو وہ حسب استطاعت خرچ کرے ، پھر ازواج مطہرات نے اس کے بعد کبھی بھی یہ مطالبہ نہیں دھرایا ۔

اور ایک بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی کسی ایک بیوی کے پاس گئے تو انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد پلایا ، تو دو بیویوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس کے پاس زیادہ دیر رہنے پر غیرت محسوس کی اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو ان کے پاس صرف شہد پینے کے لیے رک گئے تھے ۔

تو اس وجہ سے ان دونوں نے حیلہ کیا کہ ہر ایک نے یہی کہا کہ ان سے آج کوئی اچھی خوشبو نہیں آرہی ، اور کہنے لگیں کہ شہد کی مکھی نے کسی بدبودار درخت سے رس چوسا ہے ۔

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بدبو سے بہت زیادہ نفرت تھی اور یہ ناپسند فرماتے تھے کہ آپ سے کوئی اچھی خوشبو نہ آتی ہو تو اللہ تعالی نے ازواج مطہرات کو ڈانٹتے ہوئے فرمایا :

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دونوں بیویو) اگر تم دونوں اللہ تعالی کے سامنے توبہ کرلو (تو بہتر ہے) یقینا تمہارے دل جھک گئے ہیں، اوراگر تم نبی کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو یقینا اس کا کارساز اور مولی اللہ تعالی ہے اور جبریل ہیں، اور نیک اہل ایمان اوران کے علاوہ فرشتے بھی مدد کرنے والے ہیں التحریم (4)

تودونوں ازواج مطہرات رضی اللہ تعالی عہنما اس کی طرف دوبارہ پلٹی بھی نہیں ۔

امہات المومنین رضی اللہ تعالی عنہن کی حسنات اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حسن معاشرت سے علم نہیں کہ یہ بیوی کس طرح غافل رہی ہے حالانکہ یہ سب اشیاء توازواج مطہرات کی معروف ومشہورہیں، اس میں تواس نے ان کی اقتدا اورپیروی نہیں کی بلکہ ان کی بعض ان غلطیوں سے دلیل پکڑنے کی کوشش کررہی ہے جس کی اللہ تعالی نے اصلاح بھی کردی اوربعدمیں انہوں نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا ۔

اللہ تعالی آپ دونوں کواپنے محبوب اوررضامندی کے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے اورآپ کے مابین اتفاق واتحاد پیدا کرے ۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

4601